سوال

نوں ہاتھ(165 ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں رواج ہے کہ لوگ ملاقات کے وقت دو ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہیں۔ ہمیں ایک دوست نے بتایا کہ مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا چاہیے یہی سنت ہے۔ لہٰذا آپ ہماری کتاب و سنت کی رو سے راہنمائی کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ے مسلمان جب دوسرے مسلمان سے ملاقات کرے تو ان دونوں کو آپس میں دائیں ہاتھ سے مصافحہ کرنا چاہیے اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ حدیث میں ہے :

: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ، إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا.))

ماجہ ۲/۱۲۲۰ (۳۷۰۳)، ترمذی (ابوداؤد ۴/۳۵۴ (۵۲۱۲)، مسند احمد ۳۰۳، ۴/۲۸۹)

بت کا حامل ہو اور اتنے فضائل والا ہو، اس کو صحیح سنت کے مطابق ادا کریں گے تو یہ اجر ملے گا۔ اگر خلاف سنت عمل کریں گے تو اجر برباد ہوگا۔ مصافحہ کا مسنون طریقہ یہی ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملاقات کرتے وقت دائیں ہاتھ کے ساتھ مصافحہ کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کر

سُولُ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ، فَانْسَلَلْتُ.))

ری ۱/۴۲)

الاثار ۱/۱۶۱ پر یہ الفاظ ذکر کئے ہیں :

لی فقبضت یدی عنہ وقلت إني جنب فقال سبحان اللہ ان المسلم لا ینجس.))

بنابت میں ملاقات کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔ میں نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا اور کہا میں جنبی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سبحان اللہ) مسلم نجس نہیں ہوتا۔''

کے مصافحہ پر نص قطعی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاقات کے وقت مصافحہ کے لئے اپنا ایک ہاتھ آگے بڑھایا اور صحابی رسول سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا ایک ہاتھ جو مصافحہ کے لئے بڑھانا تھا پیچھے کھینچا اور عذر پیش کیا کہ میں جنبی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ مسلم نجس

ن بسر یقول ترون کفی ہذا فأشہد غنی وضعتہا علی کف محمد صلی اللہ علیہ وسلم.))

راحمد ۴/۸۹، موارد الظمآن (۹۴۰)

ل اللَّهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ؟ قَالَ : «لَا»، قَالَ : أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ؟ قَالَ : «لَا»، قَالَ : أَفَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ : «نَعَمْ» : «هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ»))

''انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے۔ کیا اس کے لئے جھکے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! نہیں۔ اس نے کہا، کیا اس سے چمٹ جائے؟ اور اس کو بوسہ دے؟ فرمایا نہیں پھر اُس نے کہا، کیا اس کا ہا

ک ۸۹۱

ِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ الْتَقَيَا، فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهِ، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللہِ أَنْ يَحْضُرَ دُعَاءَهُمَا، وَلَا يُفَرِّقَ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى يَغْفِرَ لَهُمَا.))

ے الاستار ص ۴۱۹)

مذکورہ بالا پانچ احادیث سے معلوم ہوا کہ مصافحہ ایک ہاتھ کے ساتھ کرنا سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کی تعلیم دیتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی سنت پر عامل تھے۔ ویسے مصافحہ کے معنی میں بھی یہ بات شامل ہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی کے ساتھ ملایا جائے جیسا کہ امام ابن اثیر جزری النہایہ

لقاء وہی مفاعلۃ من الصاق صفح الکف بالکف."

سے ملاقات کے بعد مصافحہ کی حدیث بھی ہے مصافحہ باب مفاعلہ سے بطن ہتھیلی کو بطن ہتھیلی سے ملانا ہے۔''

کا یہی معنی لغت کی کتب قاموس تاج العروس وغیرہ میں منقول ہے۔ لہٰذا مصافحہ کی جو تعریف ہے وہ بھی اہل حدیث کے مصافحہ پر پوری طرح صادق آتی ہے اور جو مصافحہ احناف کے ہاں رائج ہے، اس پر یہ تعریف صادق نہیں آتی۔ بعض لوگ دونوں ہاتھوں کے ساتھ مصافحہ کرنے کی یہ حدیث پیش کرتے ہیں

النبی صلی اللہ علیہ وسلم التشہد وکفی بین کفیہ.))

ری ۲/۹۲۶)

تھے۔

ٖن محال اس حدیث کواس بات پر محمول کیا جائے کہ دونوں طرف سے دونوں ہاتھوں کا مصافحہ ہے اور ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کَفِّی اسم جنس سے ان کی دونوں ہتھیلیاں مرادلی جائیں تواس صورت میں کَفِّی بَیْنَ کَفَّیْہِ کا مطلب یہ ہوگا کہ میری دو ہتھیلیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیوں کے درمیان میں

حنفی مذہب کے جید علماء [illegible]

ا مہ زیلعی حنفی ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی ابنِ عباس رضی اللہ عنہ والے تشہد پر ترجیح ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

یہ ولم یقل ذلک فی غیرہ فدل علی مزید الاِعتناء والاِہتمام ."

رایہ ۱/۴۲۱، کتاب الصلوۃ)

بن ہمام حنفی نے ہدایہ کی شرح فتح القدیر میں لکھی ہے۔ پس ثابت ہواکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو پکڑنا علی سبیل المصافحہ نہیں تھا بلکہ مزید اہتمام وتاکید کے لئے تھا۔

لوی عبدالحی لکھوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

و ۱/۱۳۴، کتاب العلم والعلمائ)

احادیث سے ہاتھ میں ہاتھ پکڑکر تعلیم دینا ثابت ہے۔ ایک حدیث لکھی جاتی ہے :

ذ، وَاللَّہِ اِنِّی لَأُحِبُّکَ، وَاللَّہِ اِنِّی لَأُحِبُّکَ »، فَقَالَ : "أُوصِیکَ یَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِی دُبُرِ کُلِّ صَلَاۃٍ تَقُولُ : اللَّہُمَّ أَعِنِّی عَلَی ذِکْرِکَ، وَشُکْرِکَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ.))

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑکر کہا، اے معاذ اللہ کی قسم میں تمہیں دوست رکھتا ہوں میں نے کہا، اللہ کی قسم میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے معاذ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ «اَللّٰہُمَّ أَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ، وَشُکْرِکَ، وَ

(ابوداوَد (۱۵۲۲) نسائی ۳/۵۳، عمل الیوم واللیلہ (۱۰۹)، الادب المفرد، مسند احمد ۵/۲۴۴، ۲۴۷، ابنِ خزیمہ (۷۵۱)، ابنِ حبان (۲)، حاکم ۱/۲۷۲، ۳/۲۷۳)

ث سے معلوم ہواکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ تعلیم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مُتَعَلِّم کا ہاتھ پکڑکر اسے سمجھایا جائے تاکہ اس کا دھیان اور توجہ مسئلہ مذکورہ کی طرف ہو۔ حنفی حضرات کی مزید تسلی کے لئے ایک روایت درج کی جاتی ہے۔ علامہ جلال الدین خوارزمی حنفی ہدایہ کہ شرح کفایہ میں ابنِ مس

اد بیدی فعلمنی التشہد وقال حماد اخذ علقمۃ بیدی التشہد وقال علقمۃ أخذ ابن مسعود بیدی وعلمنی التشہد وقال ابن مسعود أخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی وعلمنی التشہد وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أخذ جبریل علیہ السلام بیدی فعلمنی التشہد."

ع ہدایہ ۱/۲۷۳)

مذکورہ بالا حنفی روایت سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کا دوہاتھوں کے ساتھ مصافحہ کرنے سے تعلق نہیں بلکہ یہ طریقۂ تعلیم پر محمول ہے جوکہ طالب علم کو مزید تاکید سے اہتمام وتوجہ دلانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اب تو حنفی حضرات کو اس حدیث سے مروجہ مص
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج 1

محدث فتویٰ